سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

سلیم بھائی اور دیگران

بنام

ریاست مہاراشٹرا اور دیگران

17 / دسمبر 2002

[سید شاہ محمد قادری اور ارجیت پسیات، جسٹسز]

ضابطہ دیوانی اخلاق ، 1908:

آرڈر 7، رول 11 ۔ دعویٰ کی مستردگی ۔ مدعیوں نے دعویٰ دائر کیا کہ عدالتوں کے کچھ احکامات اور فیصلے غیر قانونی ہیں اور کالعدم قرار دئے جائیے ۔ مدعا علیہاں نے دعویٰ مسترد کرنے کی درخواست دائر کی کہ اس میں کوئی بنا دعویٰ نہیں بتایا گیا اور یہ امر شدہ فیصلہ کے تحت ہے ۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہاں ہم کو جواب دعویٰ دائر کرنے کا حکم دیا ۔ عدالت عالیہ نے حکم کی توثیق کی ۔ فیصلہ کیا گیا کہ آرڈر 7، رول 11 کے تحت درخواست پر فیصلہ کرنے کے لیے مدعی کے بیان کو دیکھا جائے گا ۔ ٹرائل کورٹ آرڈر 7، رول 11 کے تحت کسی بھی مرحلے پر اختیار استعمال کر سکتی ہے، چاہے دعویٰ رجسٹر کرنے سے پہلے ہو یا مدعا علیہ کو سمن جاری کرنے کے بعد یا ٹرائل کے اختتام سے پہلے ۔ آرڈر 7، رول 11 کے شق (ا) اور (د) کے تحت درخواست پر فیصلہ کرنے کے لیے دعوے میں دیے گئے بیانات اہم ہیں اور جواب دعویٰ میں لیے گئے موقف اس مرحلے پر غیر متعلق ہوں گے ۔ لہٰذا، آرڈر 7، رول 11 کی درخواست پر فیصلہ کیے بغیر جواب دعویٰ دائر کرنے کا حکم دینا ٹرائل کورٹ کے اختیارات کے استعمال میں طریقہ کار کی خامی ہو گی ۔ لہٰذا، یہ حکم عدالت کے اختیارات کے غیر فعال اور طریقہ کار کی خامی کا شکار رہے ۔ حکم کو کالعدم کیا گیا ۔ معاملہ ٹرائل کورٹ کو واپس بھیجا گیا تا کہ دعویٰ میں دیے گئے بیانات کی بنیاد پر آرڈر 7، رول 11 کی درخواست پر فیصلہ کیا جا سکے ۔

دیوانی اپیلیٹ کادائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 8518 آف 2002۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 7.5.2002 کے فیصلے اور آرڈر سے جو CR نمبر 256 / 2002 میں تھا۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 8519 آف 2002۔

ٹی۔آر۔آندھیروجینا،آر۔ایف۔نیرمن،کیلاش واسودیو،کے۔کے۔وینوگوپال،ایس۔وی۔دیشپانڈے،جی۔ڈی۔سول،محترمہ انورادھارا ستوگی،مراری لال پاٹھک،منیش پتالے،چندرشیکھراشری،راشد حق،چندرشیکھراشری،ارون اگروال،شکیل نواز،کلدیپ سنگھ،پون کمار،کے۔ایس۔رانا،ایس۔ایس۔شنڈے،وی۔این۔راغوپتی،ڈبلیو۔اے۔نومانی،بی۔ایس۔بنتھیا،ایس۔کے۔اگنی ہوتری پیش ہونے والے فریقوں کے لیے۔

عدالت کافیصیلہ بذریعہ دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ (اندور بینچ) کے 7 مئی 2002 کے دیوانی نظر ثانی دعویٰ نمبر 256اور 257 of 2002 کے مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوئی ہیں۔

ان مقدمات کاایک طویل پس منظر ہے لیکن ہمارے موقف کے مطابق ہمیں تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ کہنا کافی ہے کہ ایس ایل پی (سی) نمبر 13234 آف 2002 سے پیدا ہونے والی اپیل میں جواب دہندہ نمبر 7اور ایس ایل پی (سی) نمبر 14577 آف 2002 سے پیدا ہونے والی اپیل میں واحد جواب دہندہ نے فروری 2002 میں مقدمات دائر کیے جن سے یہ اپیلیں پیدا ہوئی

ہیں۔ان مقدمات میں آٹھویں مدعاعلیہ ان دو اپیلوں میں اپیل کنندہ ہے۔مذکورہ جواب دہندہ/مدعیوں نے مقدمات میں مندرجہ ذیل راحت کا دعویٰ کیا:

"(2)۔یہ بیان کیا جائے کہ تیسرے جوائنٹ سول جج، سینئر ڈویژن، ناگپور کے سپیشل دیوانی دعویٰ نمبر 147 آف 1967 میں دیا گیا فیصلہ اور حکم، چوتھے اضافی ڈسٹرکٹ جج، ناگپور کے ضابطہ دیوانی اپیل نمبر 16 آف 1987 میں دیا گیا فیصلہ اور حکم، اور انہیں برقرار رکھتے ہوئے ممبئی عدالت عالیہ، ناگپور بینچ کے دوسری اپیل نمبر 132 آف 1992 میں دیا گیا فیصلہ اور حکم، اور انہیں برقرار رکھتے ہوئے عدالت عظمیٰ کی خصوصی اجازت (دیوانی) نمبر 25004/96 اور نظر ثانی دعویٰ نمبر 1075/97 میں دیا گیا فیصلہ اور حکم اور مختلف مالی معاملہ نمبر 8/1996- 97 میں دیے گئے حکم، غیر قانونی ہیں، موجود نہیں ہیں، کالعدم ہیں اور دائرہ اختیار سے باہر ہیں اور لہٰذا مدعی پر پابند نہیں ہیں۔"

درخواست گزار نے ضابطہ دیوانی اخلاق، 1908 (مختصر طور پر 'سی پی سی') کے آرڈر 7 رول 11 کے تحت مقدمات میں ایک درخواست دائر کی جس میں عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس میں بیان کردہ بنیاد پر مقدمات کو خارج کرے۔ہمارے سامنے یہ کہا گیا ہے کہ آرڈر VII سی پی سی کے قاعدہ 11 کی شق (اے) اور (ڈی) کے تحت درخواست مسترد کی جا سکتی ہے۔اس کے ساتھ ہی مذکورہ مدعاعلیہان نے آرڈر VIII رول 10 سی پی سی کے تحت مقدمات میں فیصلہ سنانے کے لئے ایک درخواست بھی دائر کی کیونکہ اپیل کنندہ نے اپنا جواب دعویٰ داخل نہیں کیا تھا۔درخواست گزار کی جانب سے دفعہ 151 سی پی سی کے تحت ایک درخواست بھی دائر کی گئی تھی جس میں عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ پہلے آرڈر 7 قاعدہ 11 سی پی سی کے تحت درخواست پر فیصلہ کرے۔ 8 دسمبر 2001ء کے حکم کے ذریعہ فاضل ٹرائل جج نے آرڈر VIII رول 10 کے تحت درخواست اور دفعہ 151 سی پی سی کے تحت دائر درخواست کو خارج کر دیا۔جہاں تک آرڈر VII رول 11 سی پی سی کے تحت درخواست کا تعلق ہے تو فاضل جج نے اپیل گزار کو اپنا جواب دعویٰ داخل کرنے کی ہدایت کی۔اس سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ [اندور بینچ] کے سامنے مذکورہ نظر ثانی کی درخواستیں دائر کیں۔ 7 مئی 2002 کو عدالت عالیہ نے فاضل ٹرائل جج کے حکم کی توثیق کرتے ہوئے فاضل ٹرائل جج کی طرف سے دی گئی ہدایت کا اعادہ کیا کہ اپیل کنندہ اپنا جواب

دعویٰ داخل کرے اور مشاہدہ کیا کہ ٹرائل کورٹ قانون کے مسائل اور دلائل سے پیدا ہونے والے حقائق طے کرے گی اور ٹرائل کورٹ کو حقائق پر مقدمہ چلانے سے پہلے قانون کے مطابق ابتدائی معاملے پر اپنا فیصلہ ریکارڈ کرنا چاہیئے۔ یہ عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

2002 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 13234 سے پیدا ہونے والی اپیل میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل جناب ٹی آر اندھیاروجینا اور 2002 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 14577 سے پیدا ہونے والی اپیل میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل جناب آر ایف نریمن نے دلیل دی ہے کہ مدعی کے ذریعہ دعوی کی گئی راحت کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکم 7 کے قاعدہ 11 سی پی سی کے تحت درخواستیں مسترد کی جاسکتی ہیں اور عدالت کو جواب دعویٰ داخل کرنے کی ہدایت دینے کے بجائے میرٹ کی بنیاد پر مذکورہ درخواست پر غور کرنا چاہیئے تھا جو عدالت کو تفویض کردہ دائرہ اختیار کا استعمال نہ کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ نے اس بات کو بھی تسلیم نہیں کیا کہ درخواست دہندگان کارروائی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کرتے ہیں اور یہ کہ درخواست کو مسترد کر دیا جانا چاہیئے تھا کیونکہ مقدمہ عدالت کے اصولوں کے تحت ممنوع ہے۔

دوسری جانب مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب کے کے وینوگوپال نے ہماری توجہ پچھلی کارروائی وں میں جاری کئے گئے مختلف احکامات کی طرف مبذول کرائی جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ جائیداد کا موضوع، دستبرداری دستاویز کے مد 51 اور 52 اس عدالت کے ذریعہ جاری کردہ حکم سمیت پچھلے فیصلوں میں مقدمہ کی جائیداد نہیں تھے۔ لہٰذا، نہ تو امر فیصل شدہ اور نہ ہی قانونی چارہ جوئی کا اصول متوجہ ہوتا ہے۔

ان اپیلوں میں جو مختصر سا عام سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا آرڈر 7 رول 11 سی پی سی کے تحت درخواست کا فیصلہ درخواست میں الزامات پر کیا جانا چاہیئے اور مدعا علیہ کی طرف سے جواب دعویٰ داخل کرنا غیر متعلقہ اور غیر ضروری ہے۔

آرڈر VII قاعدہ 11 سی پی سی درج ذیل ہے:

(11) استدلال کو مسترد کرنا۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں درخواست کو مسترد کر دیا جائے گا:

(الف) جہاں اس سے عمل کی وجہ ظاہر نہ ہو؛

(ب) جہاں دعویٰ کردہ راحت کی قدر کم ہو، اور مدعی، عدالت کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے اندر تخمینہ کو درست کرنے کے لئے عدالت کی طرف سے ضروری ہونے پر، ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے؛

(ج) جہاں درخواست گزار کی جانب سے دعویٰ کردہ راحت کی مناسب قدر کی گئی ہو تو کاغذ پر ناکافی مہر لگا دی گئی ہو اور مدعی عدالت کی جانب سے مقررہ وقت کے اندر مطلوبہ اسٹامپ پیپر فراہم کرنے کی ضرورت پڑنے پر ایسا کرنے میں ناکام رہا ہو:

(د) جہاں مقدمہ کسی قانون کی طرف سے ممنوع قرار دیا گیا ہو؛

(ج) جہاں اسے نقل میں درج نہ کیا گیا ہو؛

(ف) جہاں مدعی قاعدہ 9 کی شقوں پر عمل کرنے میں ناکام ہو۔

بشرطیکہ عدالت کی جانب سے مطلوبہ اسٹامپ پیپر کی تشخیص یا فراہمی کے لئے مقرر کردہ وقت میں اس وقت تک توسیع نہیں کی جائے گی جب تک کہ عدالت ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کی بناء پر اس بات سے مطمئن نہ ہو کہ مدعی کو غیر معمولی نوعیت کی کسی وجہ سے تخمینہ کو درست کرنے یا مطلوبہ اسٹامپ پیپر کی فراہمی سے روکا گیا تھا، جیسا کہ معاملہ ہو، عدالت کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر اور اس طرح کے وقت کو بڑھانے سے انکار مدعی کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی کا سبب بنے گا۔

آرڈر VII کے قاعدہ 11 سی پی سی کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے تحت درخواست کا فیصلہ کرنے کے لئے جن متعلقہ حقائق کو دیکھنے کی ضرورت ہے وہ اس میں موجود حقائق ہیں۔ ٹرائل کورٹ مقدمے کے کسی بھی مرحلے پر آرڈر 7 رول 11 سی پی سی کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کر سکتی ہے، مقدمہ درج کرنے سے پہلے یا مقدمے کے اختتام سے پہلے کسی بھی وقت مدعا علیہ کو سمن جاری کرنے کے بعد۔ حکم ساتویں سی پی سی کے قاعدہ 11 کی شقوں (اے) اور (ڈی) کے تحت درخواست کا فیصلہ کرنے کے مقصد کے لئے اس میں دی گئی شرائط قابل قبول ہیں۔ جواب دعویٰ میں مدعا علیہ کی جانب سے دائر کی گئی درخواستیں اس مرحلے پر مکمل طور پر غیر متعلقہ ہوں گی، لہٰذا آرڈر 7 رول 11 سی پی سی کے تحت درخواست پر فیصلہ کیے بغیر جواب دعویٰ داخل کرنے کی ہدایت ٹرائل کورٹ کے دائرہ اختیار کو چھونے والی طریقہ کار میں بے قاعدگی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا یہ حکم عدالت کے دائرہ اختیار کا استعمال نہ کرنے کے ساتھ ساتھ طریقہ کار میں بے قاعدگی کا بھی شکار ہے۔ حالانکہ، عدالت عالیہ نے ان پہلوؤں پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر چیلنج کے تحت مشترکہ نظام کو نظر انداز کیا جانا چاہیے اور ہم اس کے مطابق ایسا کرتے ہیں۔ ہم قانون کے مطابق فریقین کو سننے کا موقع فراہم کرنے کے بعد آرڈر 7 رول 11 سی پی سی کے تحت درخواست پر فیصلہ کرنے کے لئے مقدمات ٹرائل کورٹ کو بھیجتے ہیں۔

اسی کے مطابق دیوانی اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

آر پی

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document